ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت

وقت 5-7منٹ

تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور:56-57)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

معزز سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ہے ”تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ“

اللہ تعالیٰ نے اپنا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا اور جب یہ انبیاء اپنا مشن مکمل کر کے اور اپنی طبعی عمر گزارنے کے بعد اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نظامِ خلافت کی صورت میں انہی فیوض وبرکات کو جاری رکھنے کا سامان کرتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ میں بھی قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ پیش خبریوں کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قدرتِ ثانیہ کا آغاز ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عظیم دَور کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دَورِ مسعود میں بھی استحکامِ خلافت کا سفر جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے اِس مشن کو جاری رکھنے کا خوب حق ادا کیا اور ہر موقع پر احبابِ جماعت اور عوام الناس کی ہدایت وراہنمائی کے لیے ارشادات فرمائے اور ثمر آور تحریکات فرمائیں۔ آج خاکسار اُن میں سے چند تحریکات آپ کے سامنے پیش کرے گا۔

تعلیم القرآن اور اشاعت قرآن کی تحریک

آپ رحمہ اللہ کو قرآن کریم سے بھی اس حد تک عشق تھا کہ آپؒ نے ساری عمر زندگی کے ہر شعبہ میں قرآنِ کریم سے مدد لی اور آیاتِ قرآنی کو تمام شعبوں میں اس طرح نافذ فرمایا کہ آپؒ کا ہر عمل آیاتِ قرآن کی تفسیر بن گیا۔

آپ رحمہ اللہ نے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ایک تحریک فرمائی جس کا مقصد یہ تھا کہ جماعت میں کوئی فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآنِ کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔ جو ناظرہ پڑھ سکتے ہوں وہ ترجمہ سیکھیں اور قرآنی معارف سے آگاہ ہوں۔ آپؒ نے سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک کی۔ آپؒ نے فرمایا کہ ہر گھر میں تفسیر صغیر ہونی چاہیے۔ آپؒ نے حفظِ قرآن کی تحریک بھی پیش فرمائی۔ خلافتِ ثالثہ کا ایک اہم کارنامہ قرآنِ کریم کی وسیع اشاعت ہے۔ اس غرض کے لئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے یورپ، امریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں ہوٹلوں میں قرآنِ کریم رکھنے کی ایک مہم جاری فرمائی جس کے نتیجہ میں درجنوں ممالک کے ہوٹلوں (Hotels) میں کلام پاک کے ہزارہا نسخے رکھوائے گئے اور یہ سلسلہ برابر جاری اور ترقی پذیر ہے۔

تعلیم القرآن کے فروغ کی تحریک کا مرکزی نکتہ قرآن کی تعلیم کو عام کرنا تھا۔ چنانچہ جگہ جگہ قرآن پڑھنے پڑھانے کی کلاسیں گویا فیکٹریوں میں تبدیل ہو گئیں اور مربیان اور معلمین کی تعداد میں کمی کی وجہ سے جو کام سست ہو رہا تھا اس نے دوبارہ رفتار پکڑ لی۔ اسی مقصد کے لئے حضورؒ نے تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی ایک نظارت قائم فرمائی۔ جس کی رہنمائی میں واقفینِ عارضی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اسی طرح حضورؒ نے مجلس موصیان کا بھی اس نظارت سے گہرا رابطہ قائم فرمایا۔ موصیوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں تعلیمُ القرآن کا انتظام کریں اور نگرانی کریں کہ کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ جو قرآنِ کریم نہ جانتا ہو۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کو اس تحریک کی کامیابی اور اس کے ذریعہ قرآنی انوار کے پھیلنے کی بشارت بھی دی۔ حضور نے 5 اگست 1966ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو مَیں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالَم بیداری میں مَیں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی۔ "بُشْرٰی لَکُمْ" یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو مَیں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے۔ اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور مَیں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔"

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 344)

سورۃ البقرہ کی 17 آیات یاد کرنے اور سمجھنے کی تحریک

حضورؒ نے 12 ستمبر 1969ء کو کراچی میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

"میرے دل میں یہ خواہش شدّت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآنِ کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی 17 آیتیں جن کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معنی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیے اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ستّر اسّی صفحات کا ایک رسالہ جو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفاسیر کے متعلقہ اقتباسات پر مشتمل ہو گا، شائع بھی کر دیں گے۔ مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبہ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ مرد بھی یاد کریں گے، عورتیں بھی یاد کریں گی، چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کر لیں گے۔ پھر تین مہینے کے ایک وسیع منصوبہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے ہم ہر ایک کے سامنے ان آیات کی تفسیر بھی لے آئیں گے۔"

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 851)

وقف عارضی کی تحریک

معزز سامعین! جماعت احمدیہ کی ایک امتیازی خصوصیت جو اس کو ہر دوسری جماعت سے جدا کرتی ہے وہ وقف زندگی کا نظام ہے۔ دنیا میں بے شمار ادارے اور تنظیمیں موجود ہیں اور اپنے اپنے مقاصد کے لئے بہت قربانیاں کرنے والے بھی ہیں مگر جس عظمت اور فدائیت کے ساتھ جماعت احمدیہ میں وقف زندگی کا نظام جاری ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بے شمار لوگ ہماری جماعت میں ایسے ہیں جن کے سینوں میں وقف کرنے کی لَو تو جلتی رہتی ہے مگر مختلف مجبوریوں اور ذمہ داریوں کی بناء پر پوری زندگی یا لمبے عرصہ کے لئے وقف نہیں کر سکتے۔ ایسے دلوں کی تسکین کے لئے حضرت خلیفۃُ المسیح الثالثؒ نے خدا تعالیٰ کی رہنمائی سے وقف کا ایک اور دروازہ کھولا جو وقفِ عارضی کے نام سے موسوم ہے۔

حضورؒ نے 18 مارچ 1966ء کو اِس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”مرورِ زمانہ سے بہت سی جماعتوں میں سستی پیدا ہو چکی ہے اور جتنے مربیان اور معلمین ہمیں درکار ہیں اتنی تعداد میں میسر نہیں۔“ اس لئے آپ نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ سال میں 2 تا 6 ہفتے جماعتی انتظام کے تحت وقف کریں۔ سفر اور طعام کا خرچ خود برداشت کریں اور یہ دن عبادت، دعاؤں، احباب جماعت کی تربیت اور خدمت دین میں گزاریں۔ حضور نے فرمایا:

”مَیں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں“

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

حضورؒ کی خواہش تھی کہ ہر طبقہ اس تحریک میں حصہ لے۔ اس لیے حضورؒ نے جماعت کے تمام طبقات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب کو اس میں شمولیت کی دعوت دی اور فرمایا کہ کم سے کم 15 دن خدا کی خاطر دنیاوی کاموں سے رخصت لیں یا چھٹی کا حق خدا کی خاطر استعمال کریں۔ آپ نے سالانہ 5 ہزار واقفینِ عارضی کی تحریک کی۔ آپ نے سکولوں، کالجوں کے اساتذہ، پروفیسرز، طالبعلموں، گورنمنٹ ملازمین اور وکلاء کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ کیا۔ نیز احمدی خواتین کو اپنے علاقوں میں وقف عارضی کرنے کی ہدایت کی نیز ان کو خاوندوں، والد یا بھائیوں کے ساتھ دوسری جگہ جانے کی اجازت عطا فرمائی اور بڑی تفصیل کے ساتھ واقفین عارضی کی ذمہ داریاں اور وقف عارضی کی برکات بیان فرمائیں۔

(الفضل 5، اپریل 1967ء)

احباب جماعت نے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور حضور کے 17 سالہ دور خلافت میں 1966ء تا 1982ء قریباً 40 ہزار افراد نے اس میں شرکت کی سعادت پائی اور دل ٹھنڈے کئے۔

جماعت کا کوئی فرد بھوکا نہ سوئے

سامعین! 1965ء کو حضرت خلیفۃُ المسیح الثالثؒ نے جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی کہ جماعت کے عہدیداران اس بات کا جائزہ لیں اور وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ جماعت کا کوئی فرد بھوکا نہ سوئے۔ حضور نے ایک ایسی سکیم جماعت کے سامنے رکھی کہ جس کے نتیجہ میں طبقاتی کشمکش کی تحریک دم توڑ جاتی ہے اس وقت دنیا میں طبقاتی کشمکش اس لئے جاری ہے کہ امیر طبقہ غریب طبقہ کا خیال نہیں رکھتا بلکہ غریبوں کو غریب بنا کر ان کی دولت حاصل کرنا چاہتا ہے حضور کی دور اندیشی اور فراست نے اس بات کو بھانپ لیا تھا اس سکیم کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

”کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہئے سب سے پہلے یہ ذمہ داری افراد پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے بعد جماعتی تنظیم اور حکومت کی باری آتی ہے کیونکہ سب سے پہلے یہ ذمہ داری اس ماحول پر پڑتی ہے جس ماحول میں وہ محتاج اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے... احمدیوں میں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کماحقہ' عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سویا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کر دوں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ“

(الفضل 10 مارچ 1966ء)

بدرسومات کے خلاف جہاد

سامعین! آپؒ کی شدّت سے خواہش تھی کہ جماعت میں کسی قسم کی بدرسم نہ ہوں اور دنیا میں خالص توحید کا قیام ہو۔ آپؒ نے اپنے خطبہ 9 ستمبر 1967ء میں بدرسومات اور مختلف بدعات کو جماعت سے بالکل ختم کرنے کے لیے اِن کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا۔

حضورؒ نے فرمایا۔

"مَیں ہر احمدی کو بتادینا چاہتا ہوں کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں پاکیزگی قائم کرنے کے لیے جس جس پاکیزگی کے قیام کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے۔ ہر بدعت اور بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے"

(مصباح سیّدنا ناصر نمبر 2008 صفحہ 163-164)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ تحریک

1967ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے متعدد ممالک کا دورہ فرمایا اور ڈنمارک (Denmark) کے دارالسلطنت کوپن ہیگن (Copenhagen) میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے علاوہ اقوامِ مغرب کو جلد آنے والی تباہیوں کے متعلق انذار فرمایا۔ پھر 1970ء میں حضورؒ نے مغربی افریقہ کے سات ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ میں منشائے الٰہی سے ایک خاص پروگرام کا اعلان فرمایا جس کا نام حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے "لیپ فارورڈ پروگرام" (Leap Forward Programme) تجویز کیا اور اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ایک لاکھ پونڈ (One hundred thousand Pounds Sterling) کا "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس تحریک کا مقصد افریقہ میں اسلام کا قیام و استحکام تھا۔ اس فنڈ سے افریقہ کے ممالک میں مزید تعلیمی سنٹر کھولے گئے۔ اس کے علاوہ وہاں طبی مراکز بھی قائم ہوئے۔ اسی فنڈ سے افریقہ کسی ملک میں ایک طاقتور ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی تجویز تھی۔ اسی طرح ایک بڑا پریس مرکز میں قائم کرنے کی تجویز تھی جس کے ذریعہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دوسرا اسلامی لٹریچر شائع کا جانا تھا۔

دنیا میں امن و سلامتی کے لیے دعاؤں کی تحریک

سامعین کرام! حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے پیشروؤں کی سُنّت کو جاری رکھا اور دنیا کو امن و سلامتی نصیب ہونے کے لیے دعاؤں کی تحریک کے ساتھ مسلسل عملی اقدامات بھی فرمائے۔ 1967ء میں اسرائیل نے قاہرہ اور بعض دیگر شہروں پر فضائی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں عرب اسرائیل جنگ شروع ہوگئی۔ چنانچہ مسلمان ممالک کو اس آفت میں دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خصوصی طور پر دعائیہ تحریک کا اعلان فرمایا۔ اسی جنگ کے دوران صدر پاکستان ایوب خان نے عرب ممالک کی امداد کے لیے ایک ریلیف فنڈ قائم کیا۔ چنانچہ حضورؒ نے احباب جماعت کو اِس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر شامل ہونے کی ہدایت فرمائی اور فنڈ کی رقم جمع کر کے صدرِ مملکت کو بھجوائی۔

(تاریخِ احمدیت جلد 24 صفحہ 60)

فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کرنے کی تحریک

سامعین! 1965ء میں اس تعلق اور محبت کے اظہار کے لئے جو جماعت کو حضرت فضل عمر سے ہے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے 25 لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔ جماعت نے بفضلِ ایزدی 36 لاکھ سے زائد رقم اس مدّ میں پیش کی۔ اس فنڈ سے فضل عمر لائبریری قائم ہو چکی ہے۔ نیز علمی اور تحقیقی شوق پیدا کرنے کے لئے ہزار ہزار روپے کے 5 انعامات ہر سال بہترین مقالہ نگاروں کو پیش کئے جاتے رہے ہیں۔

دعاؤں کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دعاؤں کی عمومی تحریکات کے علاوہ تسبیح و تحمید کے لیے بعض دعاؤں کا انتخاب کر کے انہیں پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

فرمایا: "تسبیح و تحمید اور درود شریف کا بالالتزام ورد کرنا ہے۔ بڑے کم از کم 200 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کا ورد کریں اور 100 بار استغفار کریں۔ 15 سے 25 سال عمر والے 100 بار تسبیح پڑھیں اور 33 مرتبہ استغفار۔ 7 سے 15 سال تک عمر والے 33 مرتبہ تسبیح پڑھیں اور 11 مرتبہ استغفار۔ 7 سال سے کم عمر والے بچوں کو والدین 3 بار تسبیح اور استغفار پڑھائیں۔"

توحید کی منادی کی تحریک

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اپنے دورِ خلافت میں 1980ء میں اُمّتِ مسلمہ چودھویں صدی عبور کر کے 15 ویں صدی ہجری میں داخل ہو رہی تھی۔ اس موقع پر آپؒ نے جماعت احباب کو لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے رہنے کی تحریک فرمائی۔ آپؒ نے فرمایا کہ اس صدی کو خدائے واحد یگانہ کی توحید کے ورد کے ساتھ الوداع

کہیں۔لا الہ الا اللہ کا ورد اتنی کثرت سے پڑھیں کہ کائنات کی فضا اس ترانہ کے ساتھ معمور ہو جائے۔دن رات اٹھتے بیٹھتے بالکل خاموشی کے ساتھ اونچی آواز میں بھی نہیں اس طرح (حضور نے دھیمی آواز میں لا الہ الا اللہ متعدد بار دہرا کر دکھایا) اور پھر فرمایا لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھتے رہیں۔"

(الفضل 24 دسمبر 1980ء جلسہ سالانہ نمبر)

چنانچہ جماعت احمدیہ نے نہ صرف کثرت کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا ورد کیا بلکہ ان کلمات کو مختلف سائزوں، رنگوں اور بینروں کی شکل میں شائع کیا گیا اور دنیا بھر میں توحید کی منادی کی گئی۔

قدرتِ ثانیہ کا ہر مظہر
عکس در عکس ہو بہ ہو بولے
سلسلہ وار ایک ہی آواز
دشت در دشت کُو بہ کُو بولے
اس کراں تا کراں خموشی میں
کون بولے اگر نہ تو بولے

(نوٹ:اس تقریر کی تیاری میں مکرم عبد السمیع خان صاحب کی کتاب "خلفائے احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات" سے مدد لی گئی ہے۔)

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)